سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۲ فروری۔ گزشتہ شب یعنی ۲۸ اور ۲۹ رمضان المبارک کی درمیانی رات کو مکرم جناب حافظ شفیق احمد صاحب نے مسجد مبارک میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کا دور مکمل کر لیا۔ چونکہ ربوہ کی دیگر مساجد میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کا دور ایک روز قبل ہی مکمل ہو گیا تھا۔ اس لئے کل مسجد مبارک میں نماز تراویح میں دیگر محلہ جات کے احباب بھی بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے چنانچہ مسجد کے مسقف حصہ کے علاوہ صحن کا اکثر حصہ بھی نمازیوں سے پُر تھا۔ مکرم حافظ صاحب نے قرآن مجید کا دور مکمل کرنے کے بعد آخری رکعت کے رکوع و سجود کے درمیانی وقفہ میں خشوع و خضوع اور درد و سوز کے ساتھ قرآنی دعائیں پڑھیں۔ نیز آخری دو سجدوں میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بہت تضرع اور درد کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔

ربوہ میں نماز عید الفطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں عید الفطر کی نماز مسجد مبارک میں صبح ۸½ بجے ادا کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات ہے، وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا

مَیں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی خوشخبری دیتا ہے

"مَیں بنی نوع پر ظلم کروں گا اگر مَیں اِس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی مَیں نے یہ تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی مَیں نے اِس وقت تفصیل بیان کی وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی کو قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانیوالے تھوڑے ہیں۔ مَیں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو مَیں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو مَیں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا مَیں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی اور حجاب کس دوا سے اٹھے گا۔ مَیں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۹۴ تا ۱۹۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ پردہ کے متعلق خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکم کی پوری پابندی کرے

اطاعت اور فرمانبرداری کے اس عظیم الشان نمونہ کی پیروی کرو جو صحابہؓ نے ظاہر کیا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ جون ۱۹۵۸ء بمقام مری

نوٹ:- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت اہم مطبوعہ خطبہ جمعہ بطور یاد دہانی دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ احمدی جماعتیں اپنے ہاں جمعہ میں اس خطبہ کو پڑھ کر سنائیں۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی

ان الدین عند اللہ الاسلام

(آل عمران ع ۲)

اس کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی ایمان مقبول ہوتا ہے جس میں

کامل فرمانبرداری اور اطاعت

اختیار کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ صرف منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہنا یا ظاہر میں آکر بیعت کر لینا یا کلمہ شہادت پڑھ لینا خدا تعالیٰ کے حضور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کا نام دین رکھنا دین سے تمسخر اور استہزاء کرنا اور اپنی منافقت اور بے ایمانی کا ثبوت دینا ہے۔ وہی آدمی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سچا مومن سمجھا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت بھی کرتا ہے اور اس کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر پوری طرح رکھتا ہے۔ اگر وہ

خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت

نہیں کرتا تو چاہے وہ دس ہزار دفعہ کلمہ پڑھے وہ یزید کا یزید اور ابوجہل کا ابوجہل رہتا ہے اور چاہے دس ہزار دفعہ اپنے آپکو مسلمان کہتا رہے خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا یہ دعویٰ ایک رائی کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کامل

اطاعت اور کامل فرمانبرداری ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو سچا مومن بناتی ہے۔ ورنہ وہ اگر دس کروڑ دفعہ بھی کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ کذّاب اور جھوٹا ہے

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اسی

حقیقت کا اظہار

کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

ومن یبتغ غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ

(آل عمران)

یعنی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے سوا اگر کوئی اور طریق اختیار کرے تو اسے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس صرف منہ سے مسلمان کہنا یا احمدی کہلا لینا کسی کو فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ نہ دکھایا جائے۔

مَیں دیکھتا ہوں

کہ اکثر احمدی چندہ تو دینے لگ گئے ہیں اور ان کا ایک معتدبہ حصہ نمازیں بھی باقاعدہ پڑھتا ہے لیکن جب سے پاکستان بنا ہے بعض احمدیوں میں سے پردہ اٹھ گیا ہے اور زیادہ تر یہ نقص مالداروں میں پایا جاتا ہے۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ یہ بے غیرت اور بزدل لوگ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی انہوں نے اپنی قوم کی کیا خدمت کرنی ہے۔ قوم کی خدمت کرنیوالے تو وہ لوگ تھے جنہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

کا ایسا شاندار نمونہ دکھایا کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کے واقعات پڑھ کر انسان کا دل محبت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ عربوں میں پردہ کا کوئی رواج نہیں تھا بلکہ اسلام میں بھی شروع میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا۔ اس زمانہ میں خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی پردہ نہیں کیا کرتی تھیں۔ مگر جب

پردہ کا حکم

نازل ہو گیا تو ایک نوجوان نے اپنے رشتہ کیلئے ایک گھر پسند کیا لڑکی کے باپ نے کہا مجھے تمہارا رشتہ منظور ہے تم بڑے اچھے آدمی ہو خوش شکل ہو اور اپنی روزی بھی کماتے ہو اس لئے مجھے تمہیں

رشتہ دینے میں کوئی عذر نہیں

اس نے کہا اگر آپ تیار ہیں تو پھر لڑکی دکھا دیں بغیر دیکھنے کے مَیں کس طرح شادی کر لوں۔ باپ کہنے لگا مَیں لڑکی دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ وہ اسی وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مَیں نے فلاں جگہ شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے مجھے معلوم نہیں کہ لڑکی کی شکل کیسی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ اسے دیکھ لوں تاکہ میری تسلی ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا بے شک پردے کا حکم نازل ہو چکا ہے مگر یہ غیر عورت کے لئے ہے جس کے ساتھ رشتہ طے ہو جائے اور ماں باپ بھی منظور کر لیں اگر اسے لڑکا دیکھنا چاہے تو ایکدفعہ دیکھ سکتا ہے تم اس کے باپ کے پاس جاؤ اور میری طرف سے کہہ دو کہ وہ تمہیں لڑکی دکھا دے اگر

رشتہ کا سوال

نہ ہو تو بے شک پردہ ہو گا لیکن اگر کوئی شخص کسی جگہ رشتہ کرنے پر رضامند ہو جائے اور لڑکی کے ماں باپ بھی راضی ہو جائیں تو ذریعہ کرنے کے لئے ایک دفعہ دیکھنا جائز ہے۔ وہ گیا اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا پیغام پہنچا دیا۔ مگر

معلوم ہوتا ہے

اس لڑکی کے باپ کے اندر ابھی اسلام پوری طرح راسخ نہیں ہوا تھا۔ جب اس نے کہا کہ مَیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ آیا ہوں اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارا ایک جگہ رشتہ طے ہو گیا ہے تو اب وہ تمہاری منسوبہ ہے اور منسوبہ کو شادی سے پہلے تسلی کے لئے دیکھنا جائز ہے۔ تو باپ کہنے لگا مَیں ایسا بے غیرت نہیں ہوں کہ تمہیں اپنی لڑکی دکھا دوں تمہاری مرضی ہے کہ رشتہ کرو یا نہ کرو۔ جس وقت اس نے یہ بات کہی اس کی لڑکی پردہ میں بیٹھی ہوئی سب باتیں سن رہی تھی۔ وہ جھٹ اپنا منہ کھول کر سامنے آگئی اور کہنے لگی ایسے باپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو کہتا ہے کہ مجھے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بھی پرواہ نہیں

مَیں اب تمہارے سامنے آگئی ہوں تم مجھے دیکھ لو مگر وہ نوجوان بھی بڑے ایمان والا تھا۔ جھٹ اپنی آنکھیں نیچی کر لیں اور گردن جھکا لی۔ اور کہنے لگا مَیں تیرے جیسی مومن عورت کی شکل دیکھے بغیر ہی تجھ سے شادی کروں گا مَیں نہیں چاہتا کہ جس عورت کے اندر اتنا اخلاص اور ایمان پایا جاتا ہے اس کی شکل دیکھ کر اس کی ہتک کروں۔ اب مَیں بغیر دیکھنے کے ہی نکاح کروں گا۔ چنانچہ اس نے نکاح کر لیا۔

یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص

جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا احمدی خواتین سے اہم خطاب

لجنہ اماء اللہ کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ہم پر ایک عظیم الشان احسان ہے

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے سلسلے میں احمدی مستورات کے اہم فرائض

(قسط نمبر ۲)

غرض آپ کی نگرانی میں لجنہ اماء اللہ جو ابتداء میں صرف تیرہ ممبرات پر مشتمل تھی ایک عالمگیر انجمن کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اسے قائم ہوئے ۴۲ سال گزر چکے ہیں اس کی شاخیں ہندوپاکستان کے ہر شہر اور قصبہ میں اور بیرون ممالک میں سے لندن۔ امریکہ۔ مشرقی و مغربی افریقہ۔ جرمن ہالینڈ۔ ماریشس۔ بورنیو۔ انڈونیشیا اور ملایا وغیرہ میں پھیل چکی ہیں اور ان ممالک میں سے بعض کی مستورات پاکستان کی عورتوں سے زیادہ کام کرنے والی ہیں لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی حال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں جن کی نگرانی علیحدہ علیحدہ سیکرٹریاں کر رہی ہیں۔

تعلیم۔ تربیت۔ خدمت خلق۔ ناصرات ارشاد و اصلاح۔ دستکاری۔ نمائش۔ مصباح مال اور شعبہ لجنات بیرون۔ نئے سال رواں میں دو شعبے اور بڑھائے گئے ہیں۔ تجنید اور اشاعت۔

۱۔ تعلیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدی مستورات کی تعلیم کی طرف ابتداء سے ہی توجہ فرمائی ہے لیکن تعلیم سے کبھی بھی آپ نے یہ مراد نہیں لی کہ صرف دنیوی تعلیم حاصل کی جائے بلکہ بارہا آپ نے دنیوی تعلیم کی مخالفت فرماتے ہوئے دینی تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔

۲۸۔ دسمبر ۱۹۲۹ء کو تقریر فرماتے ہوئے کہا

"اس کے بعد میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ سب سے ضروری تعلیم دینی تعلیم ہے کس طرح تمہیں سمجھاؤں کہ تمہیں اس طرف توجہ پیدا ہو۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا مامور آیا اور اس نے چالیس سال تک متواتر خدا کی باتیں سنا کر ایسی خشیت الٰہی پیدا کی کہ مردوں میں سے کئی نے غوث۔ قطب۔ ولی۔ صدیق اور صلحا کا درجہ حاصل کیا۔ ان میں سے کئی ہیں جو اپنے رتبے کے لحاظ سے کوئی تو ابوبکرؓ اور کوئی عثمانؓ کوئی علیؓ کوئی زبیرؓ اور کوئی طلحہؓ ہے۔ تم میں سے بھی اکثر کو اس نے مخاطب کیا اور انہیں خدا کی باتیں سنائیں اور ان کی بھی اسی طرح تربیت کی مگر تب بھی وہ اس رتبہ کو حاصل نہ کر سکیں۔ اس کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے تم میں ایک صدیقی وجود کو کھڑا کیا مگر اس سے بھی وہ رنگ پیدا نہ ہوا۔ پھر خدا نے مجھ کو اس مقام پر کھڑا کیا اور میں پندرہ برس سے متواتر درس اور اکثر وعظ و نصائح اور لیکچروں میں دین کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں اور ہمیشہ یہی میری کوشش رہی ہے کہ عورتیں ترقی پائیں مگر پھر بھی ان میں وہ روح پیدا نہ ہو سکی جس کی مجھے خواہش تھی اور کوئی عورت تم میں سے اس قابل نظر نہیں آتی جو کسی وقت تمہاری لیڈری اور راہنمائی کر سکے۔ افسوس وہ کونسی کوشش ہے جس سے میں تمہیں بیدار کر سکوں۔ دنیا میں ایک آگ لگی ہو اور تم خواب غفلت میں سوئی ہوئی ہو۔"

کس قدر درد ہے ان فقرات میں۔ یہ اقتباس آپ کی ۲۹ء کی تقریر کا ہے جبکہ آپ کو خلیفہ ہوئے پندرہ سال گزر چکے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ آپ کی خلافت پر پچاس سال گزر چکے ہیں۔ آپ کی محنت اور کوشش کے نتیجہ میں احمدیہ جماعت کی عورتوں کی اکثریت تعلیم یافتہ ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت ہر سال مرکز میں ایک تعلیم القرآن کلاس لگائی جاتی ہے تاکہ عورتیں اور بچیاں مرکز سلسلہ میں آکر ایک ماہ دینی تعلیم حاصل کریں اور یہاں پر رمضان المبارک کے ایام میں قرآن مجید اور حدیث کا درس دیا جاتا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مختلف لجنات میں تربیتی کلاسز لگائی جاتی ہیں۔ اجلاسوں میں درس قرآن مجید اور درس حدیث دیا جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان سال میں دو بار لیا جاتا ہے جس میں کثرت سے بچیاں اور خواتین شامل ہوتی ہیں۔ گزشتہ سال بھی اور اس سال بھی لجنہ مرکزیہ کی طرف سے ایک رسالہ جس کا نام تربیتی نصاب رکھا گیا ہے ضروری مسائل پر مشتمل شائع کیا گیا تاکہ بچیاں اس کو پڑھ کر اپنے بنیادی عقائد سے واقف ہو سکیں۔ یہ رسالہ تبلیغی غرض سے بھی بہت مفید ہے کیونکہ اس میں ان تمام مسائل کو اکٹھا کر دیا گیا ہے جو ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مابہ النزاع ہیں۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس کتاب کو خریدیں خود بھی پڑھیں اور غیر احمدی مستورات کو بھی پڑھنے کے لئے دیں تاکہ ان کی غلط فہمیاں دور ہوں۔

مرکز سلسلہ میں تو کالجوں اور سکولوں میں بھی دینی تعلیم کا انتظام ہے لیکن مرکز کے علاوہ دوسرے شہروں کی احمدی بچیوں کو دوسرے سکولوں میں پڑھنا پڑتا ہے اس لئے ہماری مستورات کو چاہیئے کہ وہ اپنی بچیوں کو لجنہ کے اجلاسوں میں لے کر جایا کریں تاکہ وہ دینی تعلیم سے واقف ہو سکیں جن عورتوں نے حضور کی خلافت کا ابتدائی زمانہ دیکھا ہے وہ آج بوڑھی ہو چکی ہیں حضور بیمار ہیں اس لئے خود خطاب فرما نہیں سکتے لیکن آپ کے تمام دور خلافت کی تقاریر جن میں آپ نے احمدی عورتوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ جس کام کا بیڑا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اٹھایا اس کو پورے زور و شور سے جاری رکھیں۔

اب چونکہ تعلیم عام ہو چکی ہے اور تقریباً ہر لڑکی تعلیم حاصل کر رہی ہے اس لئے لجنات کا یہ فرض ہے کہ وہ ان لڑکیوں کی کڑی نگرانی کریں کہ آیا وہ ساتھ ساتھ علوم دینیہ سے بھی واقفیت حاصل کر رہی ہیں یا نہیں ہماری ہر احمدی بچی کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے احادیث کا علم آنا چاہیئے۔ فقہ کے احکام سے واقفیت ہونی چاہیئے۔ اسلامی تاریخ اور احمدیت کی تاریخ سے آگاہی ہونی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر عبور ہونا چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب قرآن مجید کی تفسیر ہیں۔ قرآن مجید کا علم حاصل کرنے کے لئے بڑا ہی ضروری ہے کہ آپ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ پس شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ کا یہی کام ہے کہ اپنے آقا کی ہدایات کے مطابق اس طرح کام کریں کہ ہر احمدی بچی اور عورت قرآن مجید کی تعلیم سے روشناس ہو جائے اور اسلام کی صداقت کے دلائل سے آگاہ ہو۔ ہمارے محسن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے ہمارا وجود بھی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے جب آپ کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہو جائے۔ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت دیہات کی طرف توجہ کرنے کی ہے۔ دیہات کی مستورات میں ابھی تک تعلیم کا رواج نہیں۔ لجنہ مرکزیہ کے پیش نظر سال رواں اور آئندہ سالوں میں دیہات میں تعلیم کا وسیع پروگرام ہے۔ اسی مقصد کے مدنظر گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ چک منگلا ضلع سرگودہا اور ہلال پور ضلع سرگودہا میں سکول جاری کئے جا چکے ہیں۔ اگر دیہات کی لجنات تعاون کریں تو وہاں بہت جلد چھوٹے چھوٹے سکول جاری کئے جا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ جماعت سیالکوٹ کا احمدیہ سکول اور جماعت کنری کا نصرت گرلز ہائی سکول بھی بہت اچھا کام کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسر صلیب کے لئے آئے تھے۔ عیسائی مشنریوں کا مقابلہ تبھی ہماری خواتین کر سکتی ہیں جبکہ ان کا اپنا دینی علم پختہ ہو۔ اسلام کی صداقت کے دلائل پیش کر سکیں اور رد عیسائیت کر سکیں۔ پس میری بہنو — اگر آپ چاہتی ہیں کہ اسلام جلد از جلد غالب آ جائے تو علم دین سیکھنے کی طرف توجہ کیجئے تا آپ تبلیغ کر سکیں اور بھولی بھٹکی روحوں کو حقیقی اسلام کے چشمہ سے سیراب کر سکیں۔

تربیت و اصلاح

لجنہ مرکزیہ کا دوسرا اہم شعبہ تربیت و اصلاح کا ہے۔ حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ اگر پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو اسلام کو ترقی مل سکتی ہے کتنی آسان ترکیب اور کس قدر سہل نسخہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کا بتا دیا ہے۔ مگر افسوس ہو گا اگر ہم اپنی اصلاح نہ کریں اور اسلام کی ترقی کے دن دور کرتی چلی جائیں۔ دور حاضر میں کفر اور اسلام کی آخری جنگ میں شیطان نے اپنا آخری وار دجالیت اور فیشن پرستی اور بے پردگی کے ذریعہ کیا ہے — حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان تک دجال کا رعب کبھی نہ آئے۔

عیسائی اقوام نے مسلمانوں کو موجودہ آزادی کی رو میں بہا کر اسلام سے منحرف کر دیا ہے۔ ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہیں ہمیں بھی نقالی سے بچنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کی عورتوں نے دنیا کو اپنا نمونہ دکھانا ہے — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب سنہ ۲۴ء میں یورپ تشریف لے گئے تھے تو آپ نے اپنے رفقاء سے وہاں فرمایا تھا:۔

"یورپ کے متعلق مجھے اس بات کا خطرہ اور فکر نہیں کہ اس کا مذہب کیونکر فتح کیا جائے گا مذہب کے متعلق تو مجھے یقین ہے کہ عیسائیت اسلام کے سامنے جلد سرنگوں ہو گی۔ مجھے اگر فکر ہے تو صرف یہ کہ یورپ کے تمدن اور یورپ کی ترقی کا کیونکر مقابلہ کیا جائے۔ یہی دو باتیں ایسی ہیں جن پر غور و فکر کرتے ہوئے میں راتیں گزار دیتا ہوں۔ آٹھ گھنٹوں اس سوچ میں پڑا رہتا ہوں....."

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اے قوم میں ایک نذیر عریاں کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اسلام کی اصلیت کو کبھی نہ بھولنا اسلام کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا۔ جس خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دے گا پس کوشش نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ — آہ! نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ہر ایک حکم ناقابل تبدیل ہے خواہ وہ چھوٹا ہو خواہ بڑا..........

.....جو اس کو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے۔ وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا........

......."

پس ہمارا تربیت و اصلاح کا بہت بڑا کام پڑا ہے - نئی پود یورپ کی نقل میں اسلامی پردہ کو چھوڑ رہی ہے - اور فیشن پرستی میں پڑ کر بے ہنگی اختیار کر رہی ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں عورتیں ایسا لباس پہنیں گی جو بظاہر لباس ہوگا لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی - ایسی عورتوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی -

لجنات کی عہدہ داران کو اپنی نئی نسل کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیئے قرآن کریم کے احکامات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سُنا سُنا کر ان کے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ کی ایسی محبت پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد کی نافرمانی کرنے کی مرتکب نہ ہوں -

اسی طرح تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کرنے اور کروانے کی پوری طرح نگرانی کرنی چاہیئے - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے الٰہی تحریک پر اسلام کی ترقی کے لئے جماعت میں تحریک جدید جاری فرمائی تھی - اس کی ہر شق کی تعمیل کرنا اور اس میں حصہ لینا ہمارا فرض ہے تحریک جدید کا سب سے بڑا مطالبہ سادگی کا ہے اور کچھ عرصہ سے اس کی طرف سے لاپرواہی برتی جا رہی ہے - جبکہ درحقیقت یہی مطالبہ تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی ہے - اس لئے جب تک ہم جماعت میں سادگی کی روح کو قائم نہیں کریں گی ہم اسلام کی خاطر پورے طور پر قربانی نہیں کر سکیں گی -

پس میری بہنو - نت نئے فیشنوں پر روپیہ خرچ کرنے کی بجائے اُسے اسلام کی تبلیغ پر خرچ کیجئے - غرباء کی امداد کیجئے اور جماعت کی اہم سکیموں کی کامیابی کیلئے مدد دیجئے -

شعبہ خدمتِ خلق

لجنہ مرکزیہ کا تیسرا اہم شعبہ خدمت خلق کا ہے جس کے زیرانتظام سینکڑوں بلکہ ہزاروں غریب اور مستحق مستورات کی امداد کی جاتی ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے دو ہی پہلو ہیں - ایک محبت الٰہی اور دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ - مخلوق الٰہی سے ہمدردی اور شفقت سب سے بڑی عبادت ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مسلمان کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو دُکھ نہ پہنچے - پس ہماری لجنات کی عہدہ داران کو سب مستورات کی ایسی تربیت کرنی چاہیئے - کہ وہ اس حدیث پر عمل کرنے والی اور بلاتفریق مذہب و ملت ہر ایک کی غمخواری اور ہمدردی کرنے والی ہوں - اور اپنے اپنے حلقہ میں خدمتِ خلق کا فریضہ سرانجام دیں - اتنے نمایاں طور پر کہ دنیا کو نظر آجائے - کہ یہی لوگ اسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں..... میں جو یہ سُنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا - بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے لئے دُعا کرے - محبت کرے اور اُسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے - مگر بجائے اسکے کینہ زیادہ ہوتا ہے - اگر عفو نہ کیا جائے - ہمدردی نہ کی جائے تو اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے..... جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے - پردہ پوشی کی جائے...... میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی - دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا - دل آزاری کرنا اور سخت بدزبانی کرکے دوسروں کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴۸)

ناصرات الاحمدیہ

لجنہ اماء اللہ کا ایک اور شعبہ ناصرات الاحمدیہ ہے - یعنی سات سے سولہ سال تک کی بچیوں کی انجمن - تاکہ وہ بچپن ہی سے لجنہ کی زیرنگرانی دین کی خدمت کر سکیں اور بچپن سے ہی ان کے دلوں میں قوم اور مذہب کے لئے قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہو -

الحمد للہ گذشتہ اجتماعوں کے نتیجہ میں ناصرات الاحمدیہ بہت ترقی کر رہی ہے - چھوٹی چھوٹی بچیوں میں تقریروں کا شوق پیدا ہوگیا ہے - وہ چندے دیتی ہیں اور قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں - اگر ہم اپنی پوری توجہ کے ساتھ اس نسل کی تربیت کرلیں اور آئندہ کے لئے بہادر، غیور اور اسلام کے نام پر مر مٹنے والی خواتین تیار کرلیں تو پھر کوئی قوم اسلام پر غالب نہیں آسکتی - بہت ضرورت ہے بچیوں کو اسلام سے واقف کرنے کی اور اسلامی طرز تمدن پر ان کی زندگیاں ڈھالنے کی - اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم خود اپنے آپ کو اپنی بچیوں کے لئے نمونہ بنائیں گی - خود نمازوں کی پابندی کریں بچے بھی نمازی ہوں گے - خود چندے دیں گی اولاد بھی قربانیاں کرے گی -

پرسوں جمعہ کے دن کا واقعہ ہے کہ نماز کے وقت دو بچے میری پُشت پر ۴۴

۴۴ - باتیں کر رہے تھے - ایک بچہ دوسرے کو کہنے لگا - کیا تمہاری امی پردہ کرتی ہیں ؟ معلوم نہیں اُس نے کیا جواب دیا - میں سُن نہیں سکی - مگر اس کی بات کی طرز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ سوال کرنے والے کی ماں غالباً پردہ نہیں کرتی - تبھی حیرت سے اُس بچہ نے دوسرے سے یہ سوال کیا تھا - اگر بچپن سے لڑکوں کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ پردہ ایک اسلامی حکم ہے - تو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس کی ماں، بہن بے پردہ ہو سکتی ہے - اور نہ ہی بڑا ہو کر وہ اپنی بیوی کو کبھی بے پردہ پھرا سکتا ہے -

(باقی)

ایک جھوٹے الزام کی تردید

از محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

الفضل مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۴ء کے پرچہ میں میرا ایک مضمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر" کے عنوان کے تحت اخبار "دعوت" لاہور کے ایک مضمون کے جواب میں جو مولوی خالد محمود صاحب نے لکھا تھا شائع ہوا - اپنے مضمون میں مولوی خالد محمود صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر سر لیپل گریفن کی کتاب رؤسائے پنجاب کے ایک حوالہ کو "سیرت مسیح موعودؑ" کے مضمون میں غلط درج شدہ قرار دے کر آپ پر بددیانتی کا الزام لگایا تھا - مولوی خالد محمود نے سر لیپل گریفن کی کتاب میں حضرت اقدس کا سال پیدائش ۱۸۳۹ء بیان کیا ہے - اور سیرت مسیح موعود مطبوعہ محمد یامین کے نسخہ میں سر لیپل گریفن کے اقتباس میں ۱۸۳۷ء درج ہے - میں نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھا تھا :-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو "سیرت مسیح موعودؑ" تحریر فرمائی ہے اس میں لیپل گریفن کے اقتباس میں ۱۹۳۷ء کا درج ہونا محض سہوِ کاتب ہے"۔

میرے اس جواب پر ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے بذریعہ خط تعاقب کیا ہے - جس کا نتیجہ یہ ہے کہ از روئے تحقیق یہ ثابت ہوگیا ہے کہ مولوی خالد محمود صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر اقتباس میں تصرف کرکے بددیانتی کرنے کا الزام سراسر باطل اور افترا ہے - ماحصل اس تحقیقات کا یہ ہے کہ یہ مضمون پہلی دفعہ ۱۹۱۶ء میں ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۵ نمبر ۹، ۱۱ کے پرچوں میں شائع ہوا تھا جس میں سر لیپل گریفن کے اقتباس میں تاریخ پیدائش ۱۸۳۹ء ہی درج ہے نہ کہ ۱۸۳۷ء -

اسی طرح کتابی صورت میں اس مضمون کا پہلا ایڈیشن جو ریویو آف ریلیجنز سے نقل ہو کر شائع ہوا ہے - اس میں بھی سر لیپل گریفن کے اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کا سال ۱۸۳۹ء ہی درج ہے - یہ نسخہ خلافت لائبریری میں موجود ہے جو شخص چاہے وہ یہ نسخہ اور ریویو آف ریلیجنز کا فائل بھی دیکھ سکتا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد کے کسی ایڈیشن میں ناشر کی غفلت سے ۱۸۳۹ء کی بجائے ۱۸۳۷ء درج ہو گیا - تو اس کے بعد کے ایڈیشنوں میں اسی ایڈیشن کی نقل شائع ہوتی رہی ہے - ناشرین نے اصل مضمون یا ایڈیشن اوّل سے مضمون کا مقابلہ نہیں کیا -

بہرحال یہ امر آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہوگیا ہے کہ مولوی خالد محمود صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر حوالہ میں تصرف کرنے کی بددیانتی کا الزام درست نہیں - انہوں نے ریویو آف ریلیجنز کا مضمون یا ایڈیشن اوّل کا مضمون ملاحظہ کئے بغیر جھٹ بددیانتی کا الزام لگا دیا ہے - وہ تو شاید اس سچائی کا اقرار مشکل سے ہی کریں گے - لیکن احباب کو جن کے پاس سیرت مسیح موعودؑ کے ایسے نسخے ہوں جن میں سر لیپل گریفن کے اقتباس میں ۱۸۳۷ء درج ہے وہ اس جگہ ۱۸۳۹ء درج کرلیں -

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے دلائل کی بناء پر حضرت اقدس کی پیدائش کا سن ۱۸۳۵ء تحقیق کیا ہے - سید نوازش علی صاحب پنشنر نے تذکرہ رؤسائے پنجاب کے نام سے جو نسخہ ۱۹۴۰ء میں شائع کیا اسمیں بھی حضرت اقدس کا سال پیدائش ۱۸۳۵ء ہی لکھا ہے - معلوم ہوتا ہے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی تحقیق سے متاثر ہو کر انہوں نے سر لیپل گریفن کی کتاب کے اس اردو ایڈیشن میں یہ ترمیم کی ہے -

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہام کے مطابق ۷۴ سال چند ماہ عمر پائی ہے اور معترض کا آپ کے عمر والے الہام پر اعتراض باطل ہے -

(اچھ)

نہایت ضروری گذارش

محلہ دارالرحمت وسطی کے احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس محلہ میں آپ کو مکان بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے - یا اس کے فضل سے مکان بنانے کے لئے زمین خرید کی ہوئی ہے تو خدا تعالےٰ کا گھر جو اس محلہ میں زیر تعمیر ہے اس میں حصہ لے کر بھی عنداللہ ماجور ہوں -

ابھی کافی کام باقی ہے - کئی ایک ایسے مخیر احباب بھی جو اس محلہ میں کرایہ دار ہیں خدا تعالےٰ کی توفیق سے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے - اور ابھی کئی آسودہ حال احباب نے وعدے کر کے ادائیگی نہیں کی - لہٰذا سب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی نیک کمائی سے خدا تعالےٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لے کر اپنے مال اور اخلاص میں برکت حاصل کریں -

(خاکسار محمد شفیع - صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

لجنات اماء اللہ کے لئے ضروری اعلان

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو چکی ہے - جو بعض لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے - اس میں

(۱) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نہایت قیمتی پیغام بھی درج ہے جو آپ نے اجتماع کیلئے لکھ کر بھجوایا تھا - یہ پیغام جماعتی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے -

(۲) حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی دو۲ تقریریں جو آپ نے اجتماع کے موقع پر فرمائیں مفصل درج ہیں - جو ایمان افروز ہونے کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے بھی ہر وقت پیش نظر رہنی چاہئیں -

(۳) آئندہ سال کے لئے ہر شعبہ کے لئے کام کی ہدایات پیش کی گئی ہیں -

(۴) اس میں گذشتہ سال کی لجنات کی سالانہ رپورٹیں شائع ہوئی ہیں - تاکہ تمام لجنات کو گذشتہ سال کے ایک دوسرے کے کام کا علم ہو - اور وہ آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی کوشش فرمائیں -

عہدیداران کے لئے خرید نا ضروری ہے - بلکہ ہر ممبر لجنہ کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے - تربیتی لحاظ سے بھی اور لجنہ کی کارکردگی کے جاننے کے لئے بھی -

برائے نام قیمت رکھی گئی ہے - فی نسخہ دو۲ روپے (سیکرٹری اشاعت)

خریداران تشحیذ کے لئے خاص رعایت

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ایسے یکصد بچوں کو جو اب تک اپنے ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" (سالانہ چندہ ۵/- روپے) کے خریدار نہیں بن سکے کو صرف تین روپے بھجوانے پر سال بھر کا رسالہ بھیجے گا - بشرطیکہ یہ رقم ۱۵ فروری تک پہنچ جائے - اگر ایک سو سے زائد بچوں کی درخواستیں پہنچ گئیں تو مناسب طریق پر ضلع وار کوٹہ تقسیم کر دیا جائے گا -

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم شیخ محمد اقبال کا نکاح نسیم اختر بنت شیخ نذیر احمد صاحب سیف بعوض -/۲۰۰۰ روپے مہر پر مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے مورخہ ۲۹ رجنوری بعد نماز جمعہ مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔
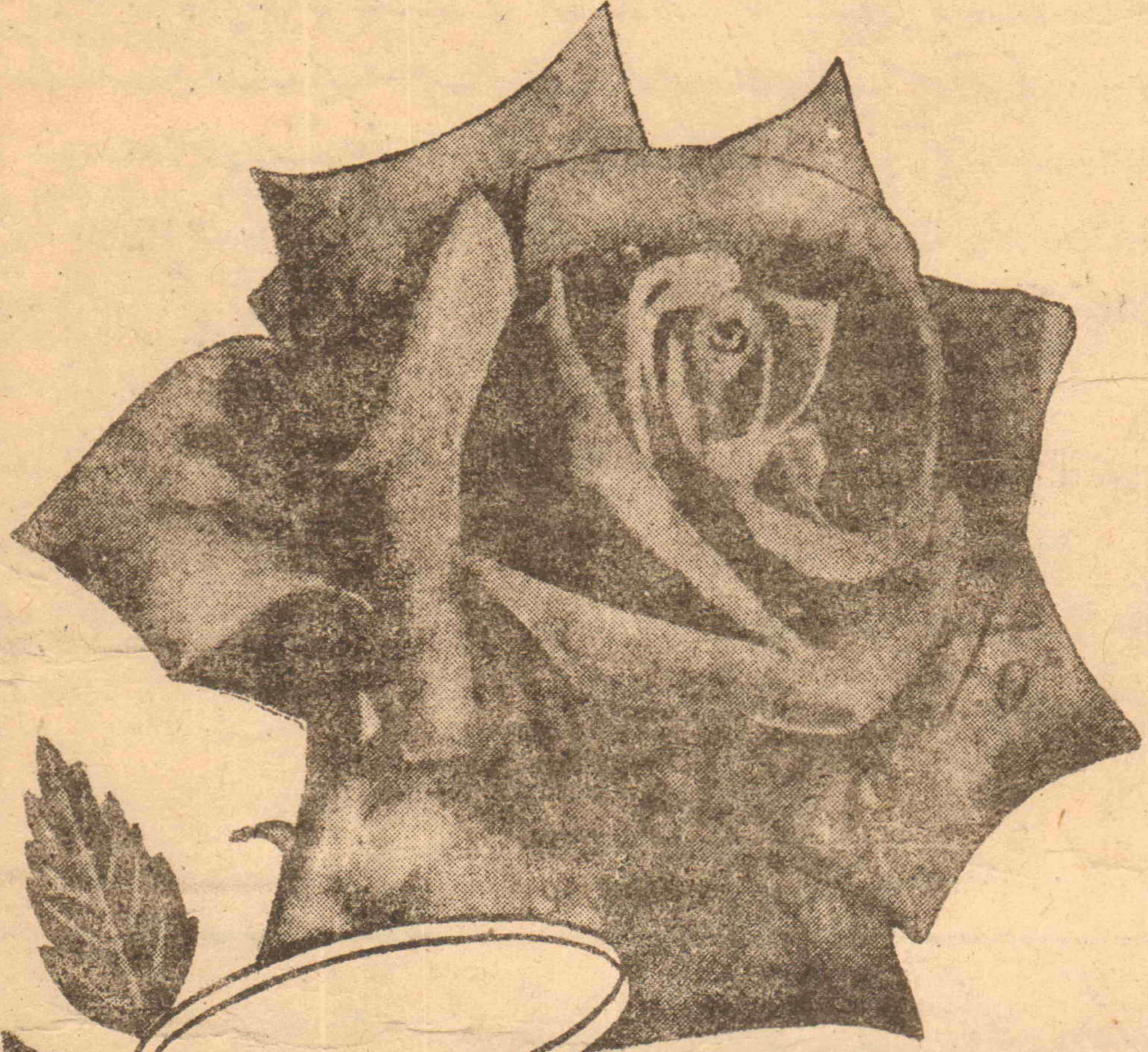
(خاکسار شیخ عبدالاحد تاجر فروٹ۔ کوئٹہ)

ضروری اعلان

ماہ جنوری ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس فروری ۱۹۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینجر الفضل ربوہ)

اور یہ بھی ان لوگوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی اطاعت پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا مگر لڑکی کہتی ہے کہ باپ بیشک مخالفت کرتا رہے۔ میں ایسے باپ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

کامل اطاعت

کرنے والا نہیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منسوبہ کی شکل دیکھنی جائز ہے۔ تو میرا باپ کون ہے جو اس میں روک بنے۔ اب تمہارے سامنے کھڑی ہوں تم مجھے دیکھ لو۔ اور اس نوجوان کا اخلاص دیکھو کہ وہ کہتا ہے کہ میں ایسا ایمان رکھنے والی عورت کو دیکھ کر اس کی ہتک کرنا نہیں چاہتا۔ اب بغیر دیکھے ہوئے ہی اس سے شادی کروں گا۔ یہی لوگ تھے جو اسلام کے لئے اپنی جانیں بلا دریغ قربان کرتے چلے جاتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اور اب ہماری ہر چیز ان کی ہو گئی ہے۔ یہ وہ طریق تھا جس پر صحابہؓ نے قدم مارا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو کمال تک پہنچا دیا۔

پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں۔

تنبیہہ کرتا ہوں

اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہو ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو تو تمہارا فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو۔ تب بے شک سمجھا جائیگا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے اور تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو۔

پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ لیکن

غیر احمدیوں کے متعلق

ہمارا یہ قانون نہیں کیونکہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ اور ہمارے فتوے کے پابند نہیں وہ چونکہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ان پر ان کے مولویوں کا فتوے چلے گا۔ اور خدا تعالے کے سامنے ہم ان کے ذمہ وار نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ یا ان کے مولوی ہوں گے لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو ناپسند کرتی ہے۔ اسی طرح ہماری

جماعت کی عورتوں کو چاہیئے

کہ ان کی عورتوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں۔ تمہیں اس سے کیا کہ کوئی کتنا مالدار ہے۔ تمہیں کسی مالدار کی ضرورت نہیں۔ تمہیں خدا کی ضرورت ہے۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کے لئے ان مالداروں سے قطع تعلق کر لو گے۔ تو بیشک تمہارے گھر میں وہ مالدار نہیں آئے گا۔ لیکن تمہارے گھر میں خدا آ جائے گا۔ اب بتاؤ کہ تمہارے گھر میں کسی مالدار آدمی کا آنا

عزت کا موجب

ہے یا خدا تعالےٰ کا آنا عزت کا موجب ہے۔ بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

پس میں اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔ تم اس بات سے مت ڈرو کہ اگر یہ لوگ علیحدہ ہو گئے تو چندے کم ہو جائیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا تھا تو اس وقت کتنے لوگ چندہ دینے والے تھے۔ مگر پھر اللہ تعالےٰ نے اتنی بڑی جماعت پیدا کر دی کہ

صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ

سترہ لاکھ روپیہ کا ہوتا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ دو چار سال میں ہمارا بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے گا۔ پس اگر ایک شخص سے چل کر ہماری جماعت کو اتنی ترقی حاصل ہوئی ہے کہ لاکھوں تک ہمارا بجٹ جا پہنچا ہے تو اگر یہ دس پندرہ آدمی نکل جائیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ ہمیں تو یقین ہے کہ اگر ایک آدمی نکلے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی جگہ ہمیں ہزار دے دیگا۔ پس ہمیں ان کے علیحدہ ہونے کا کوئی فکر نہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ صرف نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ عملی طور پر بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں۔

پردہ سے مراد

وہ پردہ نہیں۔ جس پر پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا۔ اور عورتوں کو گھر کی چاردیواری میں بند رکھا جاتا تھا۔ اور نہ پردہ سے مراد موجودہ برقعہ ہے۔ یہ برقعہ جس کا آجکل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آج کل بھی رواج ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ایک دفعہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ پردہ کا ذکر آ گیا۔ اس زمانہ میں برقعہ کی طرز کی کوئی نئی چیز نکلی تھی وہ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی رواج نہ تھا۔ اس زمانہ میں عورتیں چادر اوڑھ کر گھونگٹ نکالا کرتی تھیں۔ جس میں سارے کا سارا منہ چھپ جاتا ہے۔ صرف آنکھیں کھلی رہتی ہیں جیسے پرانے زمیندار خاندانوں میں اب تک بھی گھونگٹ کا ہی رواج ہے۔ پس شریعت نے پردہ محض پردہ اوڑھنے کا نام رکھا ہے۔ اور اسی میں [illegible]

گھونگٹ نکالنے پر زور

دیا ہے۔ ورنہ آنکھوں کو بند کرنا جائز نہیں۔ یہ عورت پر ظلم ہے۔ اسی طرح عورت کو اپنے ساتھ لے کر بشرطیکہ وہ پردہ میں ہو سیر کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ پس پردہ کے یہ معنے نہیں کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے بٹھا دو۔ وہ سیر وغیرہ کے لئے جا سکتی ہیں۔ ہاں گھروں کے قہقہے سننے منع ہیں۔ لیکن اگر دوسروں سے وہ کوئی ضروری بات کریں تو یہ جائز ہے مثلاً اگر وہ ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیں تو بے شک کریں یا فرض کرو کوئی مقدمہ ہو گیا ہے۔ اور عورت کسی وکیل سے بات کرنا چاہتی ہے تو بے شک کرے۔ اسی طرح اگر کسی جلسہ میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے۔ جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کر سکتی ہے۔

حضرت عائشہؓ

کے متعلق تو یہاں تک ثابت ہے کہ آپ مردوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنایا کرتی تھیں بلکہ خود لڑائی کی بھی ایک دفعہ آپ نے کمان کی۔ جنگ جمل میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر سارے لشکر کی کمان کی تھی۔ پس یہ تمام چیزیں جائز ہیں جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے۔ اور مردوں سے اختلاط کرے۔ ہاں اگر گھونگٹ نکال لے اور آنکھ سے راستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے۔ لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ ایک لغو فعل ہے غرض

عورتوں کا مکسڈ مجالس میں جانا

مردوں کے سامنے اپنا منہ ننگا کر دینا اور ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا یہ سب ناجائز امور ہیں۔ لیکن ضرورت کے موقعہ پر شریعت نے بعض امور میں انہیں آزادی بھی دی ہے بلکہ قرآن کریم نے

الا ما ظھر منھا

کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا ہے کہ جو حصہ مجبوراً ظاہر کرنا پڑے اس میں عورت کے لئے کوئی گناہ نہیں۔ اس اجازت میں وہ تمام مزدور عورتیں بھی شامل ہیں جنہیں کھیتوں اور میدانوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ ان کے کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے لئے آنکھوں اور اس کے ارد گرد کا حصہ کھلا رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ان کے کام میں دقت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے الا ما ظھر منھا کے ماتحت ان کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہوگا۔ اور چونکہ انہیں بعض دفعہ پانی میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ پاجامہ اڑس لیں۔ اور ان کی پنڈلی ننگی ہو جائے۔ غرض کوئی دقت ایسی نہیں جس کا ہماری شریعت نے علاج نہیں رکھا۔ مگر باوجود اتنے بڑے انعام کے خدا تعالےٰ نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے احکام دے دیئے ہیں۔ اگر کوئی شخص پردہ کو چھوڑتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ

قرآن ترک

کرتا ہے۔ ایسے انسان سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے احمدی مردوں اور ایسی احمدی عورتوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں کہ فلاں عورت بڑے مالدار آدمی کی بیوی ہے۔ تمہارا فخر اس میں ہے کہ تمہارے فرشتوں سے تعلقات ہوں اور فرشتوں سے وہی لوگ ملتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے کامل فرمانبردار ہوں۔

پس ان لوگوں کی مت پرواہ کرو اور اس بات سے نہ ڈرو کہ اگر یہ لوگ الگ ہو گئے تو کیا ہو جائے گا۔ اگر ان میں سے ایک شخص علیحدہ ہوگا تو اس کی جگہ ہزار آدمی تم میں شامل ہوگا۔ بلکہ آئندہ ان کی جگہ ہزاروں بڑے بڑے مالدار تم میں شامل ہوں گے۔ اور پھر ان کی تعداد خدا تعالےٰ کے فضل سے بڑھتی چلی جائیگی۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر تم میں حیا پیدا ہو گئی تو تمہارے عمل کو دیکھ کر مسلمانوں کا شریف طبقہ بھی تمہاری اقتداء کرنے پر مجبور ہو گا۔

من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

مسجد ڈنمارک کے لئے چندہ کی تحریک

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تمام احمدی بہنوں کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خاکسار نے اپنی بہنوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پچاس سالہ دور خلافت کے پورا ہونے پر خدا تعالیٰ کے حضور شکر یہ ادا کرتے ہوئے یورپ کے ملک ڈنمارک میں صرف عورتوں کے چندہ سے ہی ایک مسجد تعمیر کروائیں اس تجویز پر تمام حاضر خواتین نے لبیک کہی اور بڑی کثرت سے بہنوں نے نقد اور زیورات کی صورت میں چندہ دیا۔ چونکہ جلسہ سالانہ کا پروگرام جاری تھا اس تنگ وقت میں نہ پوری طرح وعدہ جات کئے جا سکے اور نہ ہی چندہ وصول کیا جا سکا۔ لجنات کی عہدہ داران نے وعدہ کیا تھا کہ ہم جلدی ہی وعدوں کی فہرستیں تیار کر کے بھجوائیں گی۔ لیکن ابھی تک صرف چند لجنات کی طرف سے وعدے آئے ہیں۔ اور وصولی کی رفتار بھی کم ہے لجنات کی عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ وعدہ جات کی فہرستیں جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں اور ساتھ ساتھ وصولی کی بھی کوشش کریں۔ انفرادی طور پر بھی بہنیں اپنے وعدے یا رقوم مجھے یا دکیل المال ثانی تحریک جدید کو بھجوا سکتی ہیں لیکن چندہ بھجواتے وقت یہ تحریر کر دیا کریں کہ یہ مسجد ڈنمارک کے لئے ہے

جن گاؤں یا قصبات میں لجنہ کی تنظیم نہیں وہاں کے پریذیڈنٹوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی جماعت کی مستورات میں مسجد ڈنمارک کے چندہ کی تحریک فرما کر چندہ کی وصولی کا انتظام فرمائیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

خاکسارہ مریم صدیقہ
صدر لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ

مسجد احمدیہ چنیوٹ میں نماز عید

نماز عید مسجد احمدیہ چنیوٹ میں صبح ۹ بجے ہوگی۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ رمضان المبارک کو درس قرآن کریم مکمل ہونے پر افطاری سے قبل اجتماعی دعا بھی ہوگی۔

محمد عمر بشیر احمد
(صدر جماعت احمدیہ۔ چنیوٹ)

اعلان تعطیل

عید الفطر کی مبارک تقریب پر عید کے روز اور اس سے اگلے روز دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔
قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

پاکستان کشمیر کے انضمام کی کوئی کارروائی تسلیم نہیں کرے گا

بھارتی دستور کی دفعات کے نفاذ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (صدر ایوب)

راولپنڈی ۲ فروری۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر کو ضم کرنے کے سلسلہ میں جو کارروائیاں کر رہا ہے پاکستان انہیں کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔ وہ پیر کی رات کو ریڈیو پر قوم سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ جب کشمیر پر بھارت کے فوجی قبضہ سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ تو بھلا بھارتی دستور کی دفعات وہاں نافذ کرنے سے کیا فرق پڑے گا۔

صدر ایوب خان نے اپنی نشری تقریر میں کہا کہ میں اس امر کا ذکر کئے بغیر یہ تقریر ختم نہیں کر سکتا کہ پنڈت نہرو کی موت کے فوری بعد پاکستان نے بھارت کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔ لیکن ہمیں اس سلسلہ میں سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا مجھے توقع تھی کہ پاکستان اور بھارت دونوں کے مفاد کے پیش نظر بھارت کی نئی قیادت باہمی مسائل پر نئے سرے سے غور کرے گی لیکن مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک اس کے کوئی آثار نمایاں نہیں ہوئے۔

اس کے برعکس میں دیکھ رہا ہوں کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کی نئی کوششیں کی جا رہی ہیں اور اس طرح اس مسئلے کے پرامن حل کے امکانات محدود کئے جا رہے ہیں۔ اگر ریاست پر فوجی قبضہ سے کوئی فرق نہیں پڑا تو وہاں بھارتی دستور کی بعض دفعات کے اطلاق سے کیا فرق پڑ سکتا ہے ہم اسے تسلیم ہی نہیں کرتے اور نہ ہی رائے عامہ اسے تسلیم کرے گی

شیخ دین محمد انتقال کر گئے

گوجرانوالہ ۲ فروری۔ سابق صوبہ سندھ کے ایک سابق گورنر اور مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق جج شیخ دین محمد ۱ جنوری کو دس بجے یہاں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر اسی برس تھی۔ سہ پہر کو انھیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ شیخ دین محمد گزشتہ تین ماہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے ان کے پسماندگان میں دو لڑکے اور تین لڑکیاں شامل ہیں۔

روسی وزیر اعظم شمالی ویت نام جائیں گے

ماسکو ۲ فروری۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق روس کے وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن شمالی ویت نام جانے والے ایک روسی وفد کی قیادت کریں گے۔

عراق میں مارشل لا ختم کر دیا گیا

بغداد ۲ فروری۔ عراق میں مارشل لا ختم کر دیا گیا ہے یہ مارشل لا ۱۹۵۸ء میں لگایا گیا تھا۔ حکومت نے امن اور سلامتی کے تحفظ کے لئے ایک اور قانون نافذ کر دیا ہے جس کا اعلان مارشل عبدالسلام عارف صدر عراق کے دستخطوں سے سرکاری گزٹ میں شائع کر دیا گیا ہے۔

مجلس شوریٰ میں تجاویز پیش کرنے کا طریق

مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء میں اگر کوئی جماعت تجویز پیش کرنا چاہتی ہو ایسی تجویز بعد ضروری کارروائی ۱۵ فروری ۱۹۶۵ء تک بھجوا دے شوریٰ میں تجاویز پیش کرنے کا طریق حسب ذیل ہے:-

مقامی انجمنوں کا کوئی ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز مقامی انجمن میں پیش کرے وہاں اگر کثرت رائے اس کی مؤید ہو۔ تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے اس کے متعلق خط و کتابت کرے۔ اگر صیغہ متعلقہ کی طرف سے خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر پندرہ دن کے اندر اندر مقامی انجمن کو کوئی جواب نہ جاوے تو مقامی انجمنیں اس تجویز کو اپنی طرف سے پیش کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کر سکیں گی۔ اگر صیغہ کا جواب پندرہ دن کے اندر اندر مل جائے تو صیغہ کا جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو جس صورت میں مقامی انجمن اس تجویز کا پیش ہونا ضروری سمجھے وہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کر دے پھر حضور کی منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء ص ۱۱۰)

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حکومت لاؤس کا تختہ الٹنے کی کوشش

وینتیان ۲ فروری۔ کل صبح یہ اطلاع ملی تھی کہ لاؤس کے فوجی افسروں نے حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے اس اطلاع کے پندرہ گھنٹے بعد رائٹر نے یہ رپورٹ دی کہ انقلابی افسروں اور غیر جانبدار وزیر اعظم پرنس سوانا پھوما کے درمیان بات چیت کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام ہو گئی ہے چنانچہ انقلابی لیڈروں نے وعدہ کیا ہے کہ انھوں نے جن مقامات پر قبضہ کیا ہے وہ خالی کر دیئے جائیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴